## سوال

(462) رخسار کے بال داڑھی میں شامل ہیں کہ نہیں؟

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

منچن آباد سے محمد باقر دریافت کرتے ہیں کہ داڑھی کے بال جو رخساروں کے اوپر نمودار ہوتے ہیں اور بعض اوقات آنکھوں تک پہنچ کر تکلیف کا باعث بنتے ہیں کیا اس قسم کے بال بھی داڑھی کا حصہ ہیں یا نہیں؟ شرعی طور پر انہیں کاٹنے میں کوئی حرج تو نہیں ہے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

داڑھی رکھنا ایک اسلامی شعار اور مردوں کےلیے باعث زینت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی ثابت ہے کہ اسے مطلق طور پر چھوڑ دیا جائے اور اس کے طول وعرض سے تراش وخراش کرتے ہوئے کچھ تعرض نہ کیا جائے دارھی کے متعلق مختلف احادیث مروی ہیں (1) مشرکین کی مخالفت کرو اور داڑھی کو بڑھاؤ اور مونچھیں پست کرو۔ (صحیح بخاری)

(2) مونچھوں کو کاٹو اور داڑھی کو چھوڑ دو اس سلسلہ میں آتش پرست مجوسیوں کی مخالفت کرو۔ (صحیح مسلم)

(3) اپنی مونچھوں کو چھوٹا کرو اور داڑھی کو بڑھاؤ اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔ (مسند امام احمد رحمة اللہ علیہ)

ان احادیث کا تقاضا یہی ہے کہ مشرکین بے دین لوگوں آتش پرستوں اور یہود ونصاری کی مخالفت کرتے ہوئے داڑھی بڑھنا اور مونچھیں پست کرانا ضروری ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داڑھی بڑھانے اور مونچھیں پست کرنے کو امور فطرت سے شمار کیا ہے لہذا اس داڑھی کو اپنی حالت پر رہنے دیا جائے لغوی لحاظ سے بھی "لحية" کی تعریف یہ ہے کہ وہ بال جو رخساروں اور ٹھوڑی پر اگے ہوں انہیں داڑھی کہا جاتا ہے چنانچہ المعجم الوسیط میں بایں الفاظ اس کی تعریف کی گئی ہے۔ "شعر الخدین والذقن" رخساروں اور ٹھوڑی کے بال داڑھی کہلاتے ہیں اس لیے رخساروں پر اگنے والے بال بھی داڑھی کا حصہ ہیں جن کا کاٹنا جائز نہیں صورت مسؤلہ میں اگر رخساروں کے بال واقعی آنکھوں کےلیے باعث تکلیف ہیں (اگرچہ یہ صورت ابھی تک ہمارے مشاہدہ میں نہیں آئی) تو انہیں کاٹا جا سکتا ہے کیوں کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اللہ تعالیٰ دین کے معاملہ میں تم پر تنگی نہیں کرنا چاہتا۔ (الحج)

یاد رہے کہ مجبوری کے وقت اس گنجائش کو اپنے فیشن کی تکمیل کےلیے بطور بہانہ استعمال نہ کیا جائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ اصحاب الحدیث

**جلد:1 صفحہ:466**